کرنے پر انہوں نے "مسئلہ سود اور غیر سودی مالیات" کے عنوان سے اردو زبان میں ایک مبسوط مقالہ تحریر کیا ہے جو زیرِ نظر شمارے میں شامل ہے۔

☆ ☆ ☆

رفقاء و احباب جانتے ہیں کہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے تعلیمی منصوبوں میں قرآن کالج کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے کہ اس ذریعے سے بحمد اللہ قدیم اور جدید علوم کے امتزاج کی ایک صورت بن گئی ہے جس کی آرزو ملک و ملت کا درد رکھنے والے اکابر کے دلوں میں مچلتی رہی ---- قرآن کالج کے ضمن میں حال ہی میں ایک خوش آئند پیش رفت یہ ہوئی ہے کہ کالج کے لئے ایک کوالیفائیڈ اور نہایت قابل پرنسپل کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ یکم جولائی سے پروفیسر بختیار حسین صدیقی صاحب نے کالج پرنسپل کی ذمہ داری سنبھال لی ہے ---- قبل ازیں جناب لطف الرحمٰن خان صاحب ناظم کالج کے نام سے قائم مقام پرنسپل کے طور پر اپنی ذمہ داری نبھا رہے تھے' لیکن یہ ایک عارضی انتظام تھا اور پرنسپل کے لئے نگاہیں کسی مناسب شخص کے انتظار میں تھیں۔

جناب صدیقی صاحب بنیادی طور پر فلسفہ کے میدان کے آدمی ہیں۔ الحمد للہ کہ تحریک رجوع الی القرآن کے ساتھ نہ صرف یہ کہ کامل ذہنی ہم آہنگی رکھتے ہیں بلکہ علوم جدیدہ کو قرآنی فکر کے ساتھ ہم آہنگ کرنے اور پڑھے لکھے طبقات تک فکر قرآنی کا دائرہ وسیع کرنے کی شدید تڑپ بھی سینے میں رکھتے ہیں ---- صدیقی صاحب نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ۱۹۴۷ء میں ایم اے کیا اور وہیں سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ علی گڑھ یونیورسٹی ہی میں ایک مختصر عرصے کے لئے فلسفہ کے استاد کے طور پر تدریسی فرائض انجام دیئے۔ مئی ۱۹۴۹ء میں چکوال میں فلسفے کے استاذ مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۹ء تا ۱۹۷۱ء مسلسل ۱۲ برس گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفے کی تدریس کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔ بعد ازاں ڈپٹی ڈائریکٹر (لائبریریز) اور ڈائریکٹر ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کے طور پر انتظامی خدمات سرانجام دیں۔ اور ۱۹۸۶ء میں ریٹائرمنٹ کے وقت محترم صدیقی صاحب گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن لاہور میں پرنسپل کے طور پر اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے۔

ہمیں قوی امید ہے کہ ان شاء اللہ العزیز پروفیسر صاحب کی آمد قرآن کالج کے علمی اور تدریسی معیار میں قابل ذکر اضافے کا موجب بنے گی اور ان کے علم اور تجربے سے کالج کے طلبہ اور اساتذہ بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ خدمتِ قرآنی کے اس کام میں پروفیسر صاحب کی محنت اور ان کی لگن کو شرف قبول عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆